Dr. Shahnaj Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D College Tajpur

غالب کی شاعرانہ عظمت:-

غالب جن کا نام مرزا اسد اللہ خان تھا اور تخلص کبھی غالب اور کبھی اسد ہوا کرتا تھا۔ اردو کے سب سے زیادہ جانے مانے شاعر ہیں۔ ان کی شہرت ان کے مجموعے سے دیوان کی وجہ سے ہے۔ غالب نے انسانی ذہن و فکر کی عظمت کو بذات خود ایک قوت کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور یہی چیز انہیں ذوق، مومن آتش اور ناسخ کے علاوہ دوسرے شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔ غالب کے یہاں ~~تخلیقی فکر کے بجائے~~ تخلیقی فکر کے بجائے تحلیلی فکر پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایک فطری تھی، اگر وہ تحلیلی فکر کو اپنی غزل میں اپناتے تو شاعرانہ عظمت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے تھے۔

غالب نے اپنی فنی اور فکری وراثت تلاش کرنے میں ذہنی آزادی اور ذاتی تجربے کو اپنا رہبر بنایا، عقل سے روشنی مانگی اور تخیل کی مدد سے جذبہ و عقل، وجدان اور شعور کو ملا کر شعر کی تخلیق کی۔ عشق جو ہمیشہ اور ہماری غزل کا محبوب موضوع رہا ہے۔ غالب کے عشق میں وارفتگی ہے۔ میر والی بے چارگی نہیں، بے خودی ہے، سپردگی نہیں برگشتگی ہے۔ افسردگی نہیں۔ حسن و ہے کم حسن و عشق کے جذبات و احساسات اور واردات و کیفیات کی ترجمانی کے سلسلے میں انسانی نفسیات کے رنگ کی جیسی تصویریں غالب نے کھینچی ہیں اس کی مثال دوسری جگہ ملنی مشکل ہے۔

غالب کی غزل کا مہذب اور پر تکلف انداز دیوان میر کے سادہ اور درویشانہ انداز بیان کے مقابلے میں بہتر جاد بیٹھ گیا ہے

Scanned with CamScanner

غالب کی شاعری کی خصوصیت ان کے اعلیٰ تخیل میں پوشیدہ ہے۔

یہی چیز ہے جو غالب کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کرتی ہے۔ غالب کی غزلوں میں جہاں گہری معنویت ہے وہیں ان کی غزلوں کی شیرازہ بندی بھی دوسرے شعرا کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے۔

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہلِ جفا میرے بعد

غالب کی شاعرانہ عظمت کے راز کو اقبال نے پہچانا تھا۔ جو خود بلند پایہ شاعر تھے۔ انہوں نے غالب کے فکر و تخیل ہی کو ان کی عظمت اور ہر دلعزیزی کا سبب بتایا ہے۔ اور غالب کی وسعتِ تخیل کی داد حضرت جگر مرادآبادی نے بھی دی ہے۔ تخیل کے اندرونی رموز سے بھی غالب نے اپنی غزلوں میں فائدہ اٹھایا ہے اور وہ اندرونی رموزِ دل ہے۔ تخیل کی ان رنگا رنگ جلوہ آرائیوں سے غالب کا سارا دیوان بھرا ہوا ہے۔ مرزا غالب میں تضادات یکجا کرنے اور ان میں امتزاجی کیفیت پیدا کرنے کا خاص ملکہ ودیعت تھا۔ انہوں نے اپنے تغزل کی ہیئت سازی میں بھی اسی اصول پر عمل کیا۔ اردو غزل گویوں میں دو زبردست ہیئت ساز گزرے ہیں۔ ولی دکنی اور مرزا غالب۔ ولی دکنی نے شاہ گلشن کے مشورے کے بموجب دکنی میں فارسی الفاظ اور تراکیب رائج کیں اور اس طرح انہوں نے غزل کے ذریعے جدید اردو کی شاعری کی بنیاد رکھی۔ میر تقی میر نے ولی دکنی کے اسلوب کو نکھارا اور ولی دکنی نے جو قدم اٹھایا وہ ادبی لحاظ سے انقلاب آفریں تھا۔ غالب نے جو قدم اٹھایا وہ اس سے بھی زیادہ انقلابی تھا۔

غالب کے یہاں اس کی بہتات ہے۔ انہوں نے فارسی کے محاورہ کا
اردو ترجمہ کر کے اپنی اپنی غزلوں میں کھپایا اور اس طرح جدت اور شاذہ کاری کا
ثبوت دیا۔ بعض دفعہ ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ فارسی میں سوچتے ہوں اور
اردو میں شعر کہتے ہوئے بلا تکلف اسکا استعمال کر دیتے ہوں۔ اسکی سینکڑوں
مثالیں غالب کے کلام میں موجود ہیں۔ انہوں نے فارسی ترکیبات اور صفات بلا
تامل اردو میں استعمال کیے اس طرح وہ عام روایت سے ہٹ کر اپنی راہ علیحدہ
نکالنا چاہتے تھے۔ ولی دکنی کے متبعین میں میر تقی میر اور غالب کے متبعین میں
اقبال جیسے شاعر پیدا ہوئے۔ میر نے ولی کی روایات کو اور اقبال نے غالب کی
روایات کو دو دھاروں کی شکل میں اردو میں مستقل حیثیت دے دی

Shahnaj Ara.